رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✤ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۷ | مورخہ ۱۵ ۔ نومبر سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۳ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیریت ہیں۔ ۱۱۔ نومبر حضور برائے سیر بھیرو چیچی تشریف لے گئے اور اسی دن واپس آ گئے۔

خاندان مسیح موعود میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تصنیف فرمودہ سوانح عمری رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اول عنقریب شایع ہونیوالا ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی خاص طور پر کرائی گئی ہے۔ اور کاغذ نہایت اعلیٰ درجہ کا لگایا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ احباب اس اہم تصنیف کو شوق کے ہاتھوں لینگے۔ اور عقیدت و خلوص کے ساتھ پڑھکر فائدہ اُٹھائینگے ✤

تضمین رنگین

اخبار زمیندار مورخہ ۱۰۔ اکتوبر میں ایک نظم امام جماعت احمدیہ اور احمدی افراد کی دل آزاری اور توہین کے لئے شایع ہوئی ہے۔ ہم نے ترکی بہ ترکی جواب کے عوض اسی نظم کے بعض اشعار پر یہ تضمین کی ہے۔ (علمی)

پھر محمدؐ نے دکھایا بعثتِ اُولیٰ کا رنگ
جلوہ احمدؑ سے چمکا ملت بیضا کا رنگ

مجلسِ محمودؑ میں ہے شوکتِ عظمیٰ کا رنگ
"بزمِ مسلم میں جما ہے سطوتِ کبریٰ کا رنگ
پھر اُکھڑ جائے نہ کیونکر محفلِ اعدا کا رنگ"

آگیا ہے وہ گُلِ رحمت مسیحؑ کا مرگار
گلشنِ دیں میں بہار آئی۔ چہکتے ہیں ہزار

اسطرح نکلا ہے جسمِ دیں کے جوبن کا نکھار
"حال کہتا ہے کہ مستقبل ہے اپنا شاندار
مجکو آتا ہے نظر امروزِ فردا کا رنگ"

ہم ہوئے جسوقت شیدائے امامِ نیک خو
گالیاں دینے لگے سب یار اگر دو بدو

اب وہ پینا چاہتے ہیں خیر خواہوں کا لہو
"دوست ہم سمجھے جنھیں نکلے وہی اپنے عدو
اور ہی کچھ ہو گیا دنیا و فیہا کا رنگ"

عاشقِ مولیٰ بنیں پھر جلوہ مولیٰ سے بغض
طالبِ دیدار ہوں اور محمل لیلیٰ سے بغض

روشنی سے اُن کو نفرت - مہرِ نور افزا سے بغض
"نورِ ایمان سے اُنہیں ضد ظلمت بیضا سے بغض
اُنکے دل پر چھا گیا کیسا خبث بلدا کا رنگ"

(سوال) شور کیوں ہے کیسا ہنگامہ ہے کیا غوغا ہے آج

(جواب) عیسیٰ موعود نے دجال کو مارا ہے آج
اسلئے وہ نیم جاں رو رو کے یُوں کہتا ہے آج
"قادیاں میں جشن میرے قتل کا برپا ہے آج
قابل نظارہ ہوگا مو سیو مرزا کا رنگ"

(نوٹ) یہ دراصل دجال موعود کے ہی حسب حال ہے کوئی صاحب اپنے اوپر چسپاں نہ کریں - تاکہ حق بحق دار رسد - (علی)

اخبار احمدیہ

ایک نہایت ضروری اطلاع بعض لوگ قادیان کے کسی صیغہ کے افسر کے نام خط لکھتے یا ان کے کسی خط کا جواب دیتے ہوئے پتہ میں افسر کا نام ہی لکھ دیتے ہیں - جس سے اگر وہ افسر یہاں نہ ہو - تو ان کے خطوط یا تو اُن کے واپس آنے تک بند پڑے رہتے ہیں اگر وہ ڈاک خانہ میں تبدیلی پتہ نوٹ کرا گئے ہوں - تو جہاں وہ ہوں - وہاں چلے جاتے ہیں - اور اس طرح خط بھیجنے والوں کو جواب میں دیر کی شکایت پیدا ہوتی ہے - اسلئے تمام ایسے احباب خصوصاً مبلغین - انجمنوں کے سکریٹری صاحبان اور دیگر کارکنندگان کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے - کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کے خطوط کا فوراً جواب دیا جائے اور جلدی تعمیل ہو - تو انہیں چاہیئے کہ خط بھیجتے وقت پتہ میں کسی شخص کا نام ہرگز نہ لکھا کریں صرف اس صیغہ یا محکمہ کا پتہ کافی ہے - مثلاً ناظر تالیف و اشاعت قادیان یا ناظر امور عامہ قادیان منی آرڈر یا روپیہ بھیجتے وقت بھی اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے - والسلام

خاکسار ناظر اعلیٰ - محکمہ ہائے نظارت - قادیان

بنگہ میں جلسہ ۲۷ اکتوبر کو مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مولوی فضل الرحمٰن صاحب اور میاں الہ دین صاحب (فلاسفر) بنگہ میں آئے - ۲۷ تاریخ کو منادی کی گئی اور کیشی گھر کے پاس تین بجے کے بعد جلسہ شروع ہوا - پہلی تقریر مولوی فضل الرحمٰن صاحب کی تھی جنہیں آپ نے اسلام اور دیگر مذاہب کا مقابلہ کیا - اثناء کلام میں مسئلہ نیوگ کا بھی ذکر آ گیا - ایک لالہ صاحب نے اس کو اپنا پاک اور پوتر اُصول مذہبی بتایا - جس کے جواب میں کہا گیا کہ اگر یہ پاک اصول ہے - تو آپ لوگ اس کو چھپاتے کیوں ہیں - کیوں نہیں ظاہر کرتے - اور کیوں نیوگ کرنے والوں اور کرانے والیوں کا نام ظاہر نہیں کرتے -

اس تقریر کے بعد فاضل راجیکی کی تقریر "خلافت اسلامیہ" کے موضوع پر ہوئی - آپ نے قرآن پاک سے چار قسم کی خلافت ثابت کی - اول آدم کی خلافت - دوم - قومی خلافت تیسری شخصی اور عامہ - چوتھی خلافت آیت استخلاف والی رات کو مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے مستورات میں وعظ کیا - دوسرے دن مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے ہستی باری پر تقریر کی - آپ کے بعد مولانا راجیکی نے کلمہ شہادت کی تفسیر بیان کی - جمعہ کے روز مولانا راجیکی - مولوی فضل الرحمٰن صاحب و فلاسفر صاحب و حاجی غلام حسن خان صاحب ساکن کریام نے مستورات میں تقریریں کیں -

خاکسار رحمت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ

مارشیس ۱۱ ستمبر بروز ایت وار خاکسار بغرض تبلیغ مشائیں بلاک گیا - اور وہاں تبلیغ کی گئی روز ہل میں احمدیہ سوسائٹی کو رجسٹرڈ کرانے اور دیگر امور کے متعلق اجلاس تھا - جو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا خاکسار کے گھر لڑکا متولد ہوا ہے - اس کے لئے دعا کی جائے -

(عبید اللہ مارشیس)

سنگھڑہ کٹاک میں جلسہ ۲۲ و ۲۳ اکتوبر کو جلسہ ہوا کئی مجالس منعقد ہوئیں - مولوی عبد السلام صاحب مولوی فاضل و مولوی عبد الحکیم صاحب مولوی عالم منشی فاضل اور بعض دیگر حضرات کی تقریریں ہوئیں - محمد احمد سکرٹری انجمن احمدیہ سنگھڑہ

ایک توبہ نامہ کی حقیقت بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم - برادرم محمد اکرم خان چپراسی تحصیل مانسہرہ کو دھوکہ دے کر محمد امین دانوی نے ایک توبہ نامہ لکھ کر اس کی طرف سے پیغام میں بھیجا جو شائع بھی ہو گیا ہے - جب وہ میرے پاس آیا - تو تمام غلط فہمیاں اس کی دور کر دیں - اصلیت کو خوب سمجھ گیا - اس نے مجھ کہا کہ میں اس کے پہلے مغالطہ کی تحریر کے برخلاف صحیح تحریر الفضل میں شائع کرا دوں - نیز حضرت صاحب سے بصد التجا معافی اپنی غلطی کی مانگتا ہے - کہ اس کو اپنی بیعت میں سمجھا جاوے اور یہ تحریر برائے آگاہی عام اخبار میں شائع کی جائے -

عبد الرحیم احمدی از حصاری علاقہ گڑھی حبیب اللہ خان (ہزارہ)

احباب عراق کو اطلاع محمد طفیل صاحب احمدی اوورسیر ناصریہ - عراق عرب کیمپ فیلڈ پارک متصل ریلوے اسٹیشن ناصریہ - احباب کا اعلان کروانا چاہتے ہیں کہ وہ احمدی جو ناصریہ میں یا اس کے نزدیک رہتے ہوں - ان سے ضرور ملاقات کریں - والسلام

خاکسار قائم مقام ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اعلان نکاح ۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء کو بعد نماز مغرب خاکسار نے محمد یعقوب پسر نظام الدین صاحب موگہ کا نکاح جنت بی بی دختر میاں عبد اللہ ساکن موگہ کے ساتھ بعوض چار سَو روپے مہر کے پڑھا -

فرزند علی عفا اللہ عنہ - امیر جماعت احمدیہ - فیروزپور

درخواست دُعا میرے بعض اعزا کے لئے کچھ مشکلات ہیں - ان کے لئے دعا کی جائے - (حاجی غازی الدین محمد یوسف احمد نگر - دکن) بندہ ایک مُصیبت میں مُبتلا ہے - میری درخواست شائع فرما دی جائے - (بندہ پہلوان سیال از بڑا پنڈ) احقر ایک عرصہ سے دنیاوی مشکلات میں مبتلا ہے - احباب سے تحریک دعا کی جائے (عبد العلی خان - ساکن پورہ ضلع اناؤ) میرا لڑکا بیمار ہے - اس کے لئے دعا فرمائیں -

غلام محمد ساکن بھٹیاں -

تلاش گمشدہ میرا خالہ زاد بھائی جس کا نام عبد الرشید ہے - کئی ماہ سے گم ہے - اس کی عمر سترہ سال رنگ گندمی - قد لمبا - ناک اُونچا - پیشانی چھوٹی -

محمد اعظم ۸۲/۳۴ سکشن ۱ موٹر ٹریننگ سکول دہرہ دون

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۰ء

تربیتِ اولاد

(از صیغہ تربیت)

جسطرح بچوں کی آیندہ زندگی کو مفید اور اعلیٰ بنانے کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ان کی تربیت کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ لیکن ان لوگوں کو چھوڑ کر جو اپنی اولاد کی تعلیم کا بھی کوئی انتظام نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے متعلق بھی دیکھا جاتا ہے۔ جو اپنے بچوں کی تعلیم پر سینکڑوں اور ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں کہ وہ بھی تربیت کو چنداں ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک مروجہ تعلیم حاصل کر لینے میں ہی سب کچھ آجاتا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ تعلیم کے ساتھ جب تک تربیت نہ ہو۔ وہ کوئی زیادہ مفید اور فائدہ رساں نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ سکولوں اور کالجوں سے جو لڑکے نکلتے ہیں۔ عام طور پر ان کے اخلاق۔ عادات اور افعال ایسے پسندیدہ نہیں ہوتے۔ جیسے تعلیم یافتہ ہو کر ہونے چاہئیں۔ پس جہاں بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا ضروری ہے۔ وہاں ان کی تربیت کا خیال رکھنا بھی لازمی ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھکر محکمہ نظارت قادیان میں ایک شعبہ تربیت اولاد بھی رکھا گیا ہے۔ اسی شعبہ کی طرف سے ذیل میں ایک مضمون درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ احباب اس کو بغور مطالعہ کرینگے۔ اور اس میں جو ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرینگے۔

ہم مفید بر ہم شعبہ تربیت اولاد کے کارکن اصحاب کی خدمت میں بھی عرض کرینگے کہ چونکہ یہ کام نہایت اہم ہے اور عام طور پر لوگوں میں اس کی طرف سے لاپرواہی پائی جاتی ہے۔ اسلئے بار بار توجہ دلانا ضروری ہے

(ایڈیٹر)

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں کچھ ہدایات تعلیم و تربیت کے بارہ میں لکھی گئی تھیں۔ آج خصوصیت سے احباب کرام کو تربیتِ اولاد کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ جس سے ثابت ہے کہ بچے کی تربیت کی ذمہ واری والدین کے سر پر ہے۔ وہ اگر چاہیں کہ ہماری اولاد دیندار ہو۔ متقی ہو۔ شائستہ اخلاق کی ہو۔ تو وہ ابتداءً ہی سے اس کا خیال رکھیں۔ سب سے زیادہ ضروری تو یہ ہے کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ اور کوئی نماز خالی نہ جائے جس میں اپنی اولاد کی بہتری و بہبودی۔ خادم دین ہونے کی دعا نہ کی جاتی ہو۔ جب احباب اپنا اپنا محاسبہ کرینگے۔ تو معلوم ہوگا کہ اکثر اس فرض سے غافل ہیں۔

دوم۔ انکے اخلاق کا شروع سے ہی خیال رکھنا چاہیئے جب وہ بڑے ہو جائیں۔ تو انکی بداخلاقی کی شکایت اور ملامت کی بجائے اپنے نفس کو ملامت کرنی چاہیئے جس نے انکی تربیت سے غفلت کی۔ بچے جب شام کے وقت گھر واپس نہ آئیں۔ یا بلا اجازت دو وقت مقررہ باہر چلے جائیں۔ اور ان سے کچھ باز پرس نہ کی جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ آوارہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر آدھی آدھی رات تک گھروں میں نہیں لوٹتے۔ بری صحبتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اسکے متعلق پہلے ہی سے اہتمام ہونا چاہیئے۔ اور ہمیشہ انھیں نگرانی میں رکھنا چاہیئے۔ خدا کی عظمت بات بات میں ان کے دلوں میں بٹھلاتے رہنا چاہیئے۔ اور اسلام نے جن باتوں سے منع کیا ہے۔ ان سے رد کنا اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ بچہ جب بھی کوئی ایسی بات کہے یا ایسی حرکت کرے۔ جو شریعت میں ناجائز ہو تو اسے ضرور اس کی برائی جتا دینی چاہیئے یہ خیال کر کے کہ ابھی بچہ ہے اسے نہ روکنا۔ بلکہ بعض اوقات خود ویسا کرنے کی تحریک کرنا ایک زہر ہے جو بچپن میں کھلایا جاتا ہے۔ اسی طرح نیک کاموں میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے رہنا چاہیئے کبھی کبھی انکے ہاتھ سے کسی فقیر کو پیسہ دلا دیا کسی کی بیمار پرسی کیلئے بھیجدیا اس قسم کے ہزاروں نیک کام ہیں جنہیں اس کی دلچسپی پیدا کرانی ضروری ہے۔ اشاعت اسلام کیلئے چندہ بھیجنے کی ترغیب دی۔ خواہ وہ کسقدر قلیل رقم ہو۔ بناوٹ سے نہیں۔ بلکہ ان پیسوں سے جو بچوں کو جیب خرچ کے لئے دیئے جاتے ہیں (ہمارے حضرت مفتی محمد صادق صاحب تو بچوں کو پیسے دینے جائز ہی نہیں سمجھتے۔ آیت لا تؤتوا السفہاء اموالکم سے استدلال کر کے)

بعض معمول گھرانے اپنے بچوں کو نوکروں کے سپرد کر دیتے ہیں اور غنیمت سمجھتے ہیں کہ بچہ ہم سے دور رہتا ہے۔ اور ہمارے عیش میں مخل نہیں ہوتا نوکر انہیں طرح طرح کی بری باتیں سکھا دیتے ہیں۔ بدنیتی سے نہیں بلکہ وہ (ملازمین) چونکہ ادنیٰ طبقے کے ہوتے ہیں۔ اسلئے انکی زبان انکے اخلاق ادنیٰ قسم کے ہوتے ہیں۔ اور وہی بچہ سیکھتا ہے۔ صرف کسی کو نمازی دیکھ کر یہ تسلیم نہیں کر لینا چاہیئے۔ کہ اس کے اخلاق بھی شستہ ہیں۔ اس لئے نوکروں پر پوری پوری نگرانی رکھنی لازم ہے۔

تربیت اولاد ایک ایسا وسیع مضمون ہے۔ کہ اس موضوع پر کئی رسالے لکھے گئے ہیں۔ اور لکھے جانے چاہئیں۔

ہمارا مطلب صرف احباب کو توجہ دلانا ہے۔ نہ کہ اس کے مختلف شعبوں پر بحث۔ ہمارے مخدوم۔ ہمارے محسن۔ ہمارے رہنما اپنے بچوں کی تربیت کا خوب خیال رکھتے ہیں۔ ان کا اسوہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے بیٹے ناصر احمد صاحب جن کی عمر اسوقت چھ سال سے کم ہی ہوگی۔ مسجد مبارک میں آئے۔ اسوقت حضور کے ارد گرد ایک اچھا خاصہ مجمع تھا۔ اور کسی اہم معاملہ پر گفتگو فرما رہے تھے۔ ناصر احمد بھی سامنے بیٹھ گئے۔ یونہی بطور شغل بیکاری جیسا کہ بچپن میں عادت ہوتی ہے وہ اپنے پاجامے کے پائنچے کو اوپر چڑھانے لگے۔ یہانتک کہ ان کا زانو ننگا ہو گیا۔ تو حضور نے اپنی تقریر کے سلسلہ کو روک کر ناصر احمد کو متنبہ کیا کہ مسجد میں باادب بیٹھنا چاہیئے اور پاجامہ ٹھیک رکھنا چاہیئے۔ معمولی بات تھی۔ مگر حضور نے اسقدر اہم خیال کیا کہ اسی وقت اپنے بچے کو متنبہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا (اور ہوا) کہ اب وہ کبھی ایسا نہیں کرینگے۔ ہم اپنے بچوں کی بیسیوں حرکتیں دیکھتے ہیں۔ اور محض یہ کہکر ٹال دیتے ہیں کہ بچہ ہے بڑا ہو کر خود ہی سمجھ جائیگا۔ حالانکہ جو عادت بچپن میں پڑ جائے۔ بڑے ہو کر اسے چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو نیک عادت بچپن میں ہو بڑی عمر میں بلا تکلف اس پر کاربند ہو سکتے ہیں۔ اگلے دن ایک جلسہ تھا مکرم معظم جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب فاضل مصری کی چھوٹی صاحبزادی جو غالباً (پانچ سال عمر کی ہے) ایک کرسی پر چپ چاپ بیٹھ گئی اتنے میں صاحبزادہ مبارک احمد صاحب آگئے کہ وہ بھی خورد سال ہیں تو وہ بچی کرسی سے اٹھ بیٹھی اور صاحبزادہ صاحب سے اپنی توتلی زبان میں

گئو رکھشا اور ہندو مسلم اتحاد

ہندوؤں جیسی ہوشیار قوم حصول مقصد کے لئے جس ڈھنگ اور طریق سے مسلمانوں کو اپنے پیچھے پیچھے چلا رہی ہے۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ سب سے بڑی اور موثر کوشش اُس وقت کی گئی۔ جب ٹرکی کے ناگوار واقعات نے مسلمانوں کو رنج آلود اور دردمند کر رکھا تھا اس وقت ان کی زبانی ہمدردی وہ کام کر گئی۔ جو کسی اور ذریعہ سے آج تک نہ ہوا تھا۔ اس پر جب دیکھ لیا گیا۔ کہ مسلمان ان کے بالکل زیر اثر ہو گئے ہیں۔ تو یہ سبق پڑھایا گیا۔ کہ سلطنت ٹرکی کی اس وقت تک کوئی مدد نہیں کی جا سکتی جب تک سیلف گورنمنٹ حاصل نہ ہو جائے۔ اس لئے سب سے پہلے اسی کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں نے اس پر آمنا و صدقنا کہدیا۔ اور مسٹر محمد علی صاحب نے اعلان کر دیا۔ کہ معاملات ٹرکی کو اس وقت تک تہ کر کے رکھ دینا چاہیئے۔ جب تک سیلف گورنمنٹ نہ حاصل ہو جائے اور اپنی پوری کوشش اور ساری طاقت سیلف گورنمنٹ کے حصول میں لگا دینی چاہیئے ٭

اب جبکہ مسلمان اس طرف ڈھل چکے ہیں۔ تو ان کے سامنے وہ مسئلہ رکھا جا رہا ہے۔ جس کا حل کرانا ہندو صاحبان کو کسی وقت اور کسی گھڑی نہیں بھولتا اور وہ گائے کو ذبح نہ کرنے کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کا وہ اہل اثر اور بار سوخ اخبار جس کے ایڈیٹر لالہ جیت رائے صاحب ہیں۔ اپنے ۳ نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے:

"ہمارا سوراجیہ کا خواب صرف ایک وسیلہ یعنی گئو رکھشا سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر مسلمان بھائی اس کانٹے کو بیچ میں سے نکال ڈالیں۔ تو پھر ہندو مسلمان بلاشبہ شیر و شکر ہو سکتے ہیں"

گویا وہ سوراجیہ یعنی سیلف گورنمنٹ جس کے حصول کی خاطر مسٹر محمد علی صاحب مسلمانوں کو معاملات ٹرکی کو چھوڑ دینے کی تلقین فرما چکے ہیں۔ اس کے حاصل ہونے کا ہندوؤں کے نزدیک صرف ایک ہی زینہ ہے۔ اور وہ "گئو رکھشا" ہے۔ اس پر جب تک مسلمان نہ چڑھیں گے۔ انہیں سوراجیہ حاصل نہیں ہو سکیگا۔ کیوں اس لئے کہ جب تک مسلمان اس کانٹے کو جو ہندوؤں کے دل میں چبھ رہا ہے۔ نہ نکال دیں گے۔ ہندو ان کے ساتھ نہیں مل سکینگے ٭

اس سے مسلمانوں کو غور کر لینا چاہیئے۔ کہ سیلف گورنمنٹ کے خواب کی تعبیر سے پہلے پہلے انہیں ہندو اصحاب کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کس قسم کی قربانیاں کرنی پڑینگی اور اگر سیلف گورنمنٹ حاصل ہو گئی۔ تو پھر ان کی کیا حالت ہو گی۔

اس امر کا اندازہ لگانے کے لئے گذشتہ واقعات کو جانے دیجئے۔ حال ہی میں میونسپل بورڈ لکھنؤ میں ہندو اصحاب نے اپنی کثرت کی بنا پر مسلمان ممبروں سے جو سلوک کیا ہے۔ اسے دیکھ لیا جائے۔

باوجود اس کے کہ تمام کے تمام مسلمان ممبر خلاف تھے ہندو ارکان میونسپل بورڈ نے میونسپل حدود میں امتناع گاؤکشی کا ریزولیوشن پاس کرا لیا ہے۔ اور مسلمان ممبروں کی چیخ و پکار کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ان حالات میں کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ سوراجیہ حاصل ہو جانے پر ہندو صاحبان اپنی کثرت کی وجہ سے جو چاہینگے۔ وہ نہ کریں گے۔ اور جو پسند کرینگے وہ نہ منوائینگے ٭

کیا ترک موالات اور نماز ہم رتبہ ہیں

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے علی گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"ترک موالات ہمارے لئے اسی قدر ضروری ہے جس قدر نماز کا پڑھنا یا زکوٰۃ کا دینا"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ نماز تو ہر حال میں بجز بیہوشی اور فاتر العقل کے حالت ہوش و حواس میں ضروری اور لابدی ہے۔ مگر ترک موالات کا شاخسانہ اب نکالا گیا ہے اور اس کی وجہ سلطنت ٹرکی کے حصے بخرے کرنا بتائی جاتی ہے۔ اگر ترک موالات اپنے ان تمام مطالب اور تشریحات کے ساتھ جو بیان کی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ایسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ نماز تو تازہ معاملات ٹرکی کے رونما ہونے سے قبل کیوں اس پر عمل نہیں کیا جاتا رہا۔ اور اگر اب مسلمانوں کی منشا کے مطابق ٹرکی سے سلوک کیا جائے۔ تو کیا پھر یہ فرض ساقط ہو جائیگا۔ یا اس پر عمل کرنا اسی طرح ضروری ہو گا۔ جس طرح نماز پڑھنا یا نہیں۔

مسلمان ترک موالات کے متعلق جو چاہیں کہیں۔ اور جس قدر چاہیں اسے اہمیت دیں۔ لیکن اتنا تو خیال کریں۔ کہ ترک موالات کا حربہ جسے مسٹر گاندھی نے تجویز کیا۔ اور جو کانگریس کے پاس کر دینے کے بعد قرار پایا۔ نماز جیسے مقدس فرض کے ہم رتبہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے ہر ایک مسلمان کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ اور جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت پابندی کے ساتھ خود عمل کیا اور ہر ایک مسلمان کو عمل کرنے کا نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا۔ ارکان اسلام کا اس طرح استخفاف نہایت ہی افسوسناک ہے ٭

جلسہ بغیر کرسیوں اور بنچوں کے

اخبار بندے ماترم اپنی ۳ نومبر ۱۹۲۰ء کی اشاعت میں لکھتا ہے

"بھوانی کانفرنس کے منتظمان و کارکنان کے اہتمام و انتظام جلسہ کی تعریف خود مہاتما گاندھی جی نے فرمائی ہے۔ اور مہاتما جی اس انتظام کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ زیادہ تر قابل تعریف یہ امر تھا۔ کہ جلسہ میں کرسیوں اور بنچوں کا انتظام نہ تھا۔ کرسی اور بنچ ایک بھی نہ تھا۔ حتیٰ کہ پریذیڈنٹ کیلئے بھی کرسی کا انتظام نہ تھا۔ خاص معزز و لیڈروں کیلئے ایک بلند اور وسیع چبوترے پر با آرام بیٹھنے کی جگہ بنائی گئی تھی۔ جو کہ پنڈال کے وسط میں تھا۔ زمین محیط کی طرف سے مرکز کی طرف ڈھلوان کھدی گئی تھی اس لئے سب بخوبی دیکھ اور سن سکتے تھے"

مسٹر گاندھی کے توصیفی کلمات لکھنے کے بعد ایڈیٹر صاحب بندے ماترم خود بھی اس انتظام کے مداح ہیں۔ اور کارکنان جلسہ کو خود بھی بذریعہ اخبار مبارکباد دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا کانفرنس کا انتظام سلسلہ احمدیہ کے علاوہ دیگر حلقوں میں بالکل جدید انتظام ہو گا۔ مگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی سالانہ جلسہ پر ہمیشہ سے یہی انتظام ہوتا ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ احمدیت کے معمولی انتظامات کو جو سالہا سال سے جاری ہیں۔ دیگر اقوام اپنے حلقوں میں جلسوں کے لئے اب زیادہ پسند کرنا گوارا کرتی ہیں ٭

خطبۂ جمعہ

تبلیغ احمدیت کی تلقین

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

(فرمودہ ۵ - نومبر ۱۹۲۰ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

آج مجھے پھر اس سلسلہ مضامین میں ضرورتاً وقفہ ڈالنا پڑا ہے - جو میں نے پچھلے چند ہفتوں سے شروع کیا ہوا ہے -

آج میں ایک ایسے اہم فرض کی نسبت آپ لوگوں کو اور پھر اپنے اخباروں کے ذریعہ بیرونی جماعتوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - کہ جس کی طرف توجہ کئے بغیر اور جس کے لئے کوشش کئے بغیر کسی قسم کی کامیابی اور ترقی کی امید نہیں رکھی جاسکتی ؂

لوگوں کی بے توجہی

اس میں کوئی شک نہیں - کہ اس امر کے متعلق بارہا میں بھی توجہ دلاچکا ہوں - اور جو مجھ سے پہلے تھے - وہ بھی توجہ دلا چکے ہیں - اور ہماری جماعت کے دوسرے عالم اور واقف لوگ بھی دلا چکے ہیں - مگر باوجود اتنی بار توجہ دلانے کے پھر بھی لوگوں کو ابھی تک پورے طور پر اس کی اہمیت اور ضرورت سے واقفیت نہیں ہوئی - اور بہت لوگوں کو دیکھا گیا ہے - جو توجہ ہی نہیں کرتے ؂

کونسا دوہرانا تکلیف دہ ہوتا ہے

وہ امر کیا ہے - وہ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کا معاملہ ہے - اس کے متعلق بارہا ہم نے کہا ہے - لیکن باوجود بارہا کہنے کے اب بھی کہنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے - اور ہمیشہ ہی یہ ضرورت محسوس ہوتی رہیگی - حتیٰ کہ قیامت تک رہے گی - لیکن ایک لحاظ سے کسی امر کا دوبارہ بیان کرنا تکلیف دہ ہوتا ہے کیونکہ بعض دفعہ کوئی فعل اس لئے دوبارہ کیا جاتا ہے کہ دوبارہ اس کی ضرورت پیش آئی ہے - مثلاً ہم صبح کو کھانا کھاتے ہیں - اور پھر شام کو - اس لئے دوبارہ کھاتے ہیں - کہ ہم انسان کی حیثیت سے محتاج ہیں - کہ پھر کھائیں کیونکہ خدا نے ہمیں ایسا پیدا کیا ہے - کہ ہم جو غذا کھاتے ہیں - اس کا کچھ حصہ تو جسم میں داخل ہو جاتا ہے - اور کچھ حصہ فضلہ بن کر باہر نکل جاتا ہے ؂

اس دوبارہ کھانے کا افسوس نہیں ہوتا - کیونکہ یہ سنت اللہ کے مطابق ہے - اور اس کے سوا چارہ نہیں ہے ؂

اسی طرح ہم نماز پڑھتے ہیں - ایک دن ظہر کی نماز پڑھتے ہیں - پھر دوسرا دن آتا ہے - پھر پڑھتے ہیں - تیسرے دن پھر پڑھتے ہیں - عصر - مغرب - عشا اور صبح کی نمازیں بھی روزانہ پڑھتے ہیں - ایسا ہی ہم قرآن پڑھتے ہیں - پھر پڑھتے ہیں - اور پھر پڑھتے ہیں اچھی اور عمدہ باتوں کو پڑھتے ہیں - پھر اور پھر اور پھر پڑھتے ہیں - اور کوئی کہہ نہیں سکتا - کہ ان کا پڑھنا چھوڑ دینگے - اگر کوئی دوسرا چھوڑ دینے کے لئے کہے - تو ناراض ہوتے ہیں - لیکن ہمیں ان سب باتوں کے دہرانے کا کوئی افسوس نہیں ہوتا - کیونکہ اس کی ہمیں ضرورت محسوس ہوتی ہے - لیکن ایک کھانا ایسا ہوتا ہے - جس کے دوبارہ کھانے سے تکلیف ہوتی ہے - ایک نماز ایسی ہوتی ہے - کہ اس کے دوبارہ پڑھنے سے رنج ہوتا ہے - تکلیف دہ کھانا وہ ہوتا ہے کہ جب کہ بیماری کی وجہ سے پیٹ نہیں بھرتا - اور بار بار کھانا کھانا پڑتا ہے - ایسا انسان اس لئے کھانا نہیں کھاتا کہ پہلا کھایا ہوا ہضم ہو گیا - بلکہ اس لئے کہ بیماری کی وجہ سے اس کا پہلا کھانا نہ کھانے کے برابر ہو گیا ہے اور ایسا ہوتا ہے - کہ ایک آدمی بیس بیس آدمیوں کا کھانا کھا جاتا ہے - اور کھاتے کھاتے کھانے کا دوسرا وقت آجاتا ہے - مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا - یہ ایک بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے -

اسی طرح وہ نماز جو ہم دوسرے دن پڑھتے ہیں - اس کا افسوس نہیں ہوتا - کیونکہ پہلے دن کی نماز کا وقت گیا - اور اس سے ہم نے فائدہ اٹھا لیا - اب دوسرے دن کی نماز کا وقت آیا ہے - اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - لیکن ایک ایسی نماز جو اس وجہ سے پڑھی جائے کہ پہلی پڑھی ہوئی نماز ضائع گئی ہے - تو اس کا ہم پر بوجھ ہوگا - کیونکہ ہم سمجھتے ہیں - کہ اگر پہلی نماز ٹھیک طور پر پڑھی جاتی تو اب جو وقت صرف ہوگا - وہ کسی اور کام میں لگ جاتا - مثلاً اسی وقت میں اگر چار رکعت نفل پڑھے جاتے تو روحانیت میں اور زیادہ ترقی ہو جاتی ؂

تبلیغ کے متعلق یاد دہانی

تبلیغ کے لئے میں ہمیشہ یاد دلاتا رہا ہوں - اور کبھی کوئی ایسا زمانہ نہ آئیگا - کہ ہم زندہ ہوں اور ہماری اولادیں زندہ ہوں اور اس کے متعلق یاد نہ دلایا جائے - مگر وہ یاد دلانا ایسا ہی ہوگا - جیسا کہ ہم دوسرے وقت کھانا کھاتے ہیں - لیکن اب یاد دلانا تکلیف دہ ہے - کیونکہ معلوم ہوتا ہے - پہلا یاد دلانا ضائع گیا - اور اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا ؂

اگر پہلی تقریروں کا اثر ہوتا - اور لوگ اس طرف متوجہ ہو جاتے - تو ایک دفعہ پڑھا ہوا سبق دوبارہ یاد کرانے اور دہرانے سے زیادہ اچھی طرح یاد ہو جاتا ہے - اسی طرح دوبارہ یاد دلانے سے ان کے قلب پر گہرا نقش ہوتا - لیکن جب معلوم ہو - کہ پہلے جو سبق دیا گیا ہے - اس کا یاد کرنا تو الگ رہا - اسے سنا ہی نہیں - تو پھر دوسری بار سبق دیتے ہوئے بوجھ معلوم ہوتا ہے ؂

لوگوں کی قسمیں

پس گو یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہمیشہ دوہرایا جائیگا - اور اس کا دہرانا ضروری ہے - مگر اب افسوس ہوتا ہے - کہ اب جو دوہرایا جاتا ہے - تو اس لئے نہیں کہ پہلا وقت گذر گیا ہے - بلکہ اس لئے کہ پہلا کہنا ضائع گیا - بہت لوگ تو ایسے ہیں جو سنتے ہی نہیں - بہت ہیں جو سنتے ہیں - مگر توجہ نہیں کرتے - اور بہت ہیں جو سنتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے اور بہت ہیں - جو عمل کرتے ہیں - مگر ایسے طریق پر عمل کرتے ہیں - کہ نتیجہ نہیں نکلتا - اور بہت ایسے ہیں - جو سنتے ہیں عمل کرتے ہیں - ان کے عمل کے نتیجے بھی نکلتے ہیں - مگر اس کا ان کو پتہ نہیں لگتا - اس لئے چھوڑ

دیتے ہیں ٭

غرض کئی قسم کے لوگ ہماری جماعت میں ہیں۔ بعض تو ایسے ہیں۔ جو سالہا سال سے سنتے چلے آئے ہیں۔ کہ ان کا مان لینا ہی فرض نہیں۔ بلکہ دوسروں کو منوانا بھی فرض ہے۔ مگر کبھی ان کے دل میں تحریک نہیں ہوئی۔ کہ دوسروں کو منوانے کی کوشش کریں۔ وہ سنتے ہیں مگر توجہ نہیں کرتے ٭

میرے چھوٹے بھائی میاں بشیر احمد نے سنایا۔ کہ کالج میں ایک لڑکا پڑھا کرتا تھا۔ وہ سنایا کرتا۔ کہ میرا باپ بڑا نیک ہے۔ کئی سال سے وہ احمدی ہے مگر اس نے مجھے کبھی نہیں کہا۔ کہ تم بھی احمدی ہو جاؤ۔

تو بعض ایسے ہیں۔ جو سالہا سال سے سنتے چلے آتے ہیں مگر ذرا ان کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان باتوں کے مخاطب اور لوگ ہیں۔ ہم نہیں ہیں اور بعض ایسے ہیں۔ جو سنتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ دوسروں کو تبلیغ کرنا ضروری ہے۔ لیکن باوجود اس کے توجہ نہیں کرتے۔ پھر بعض ایسے ہیں۔ جو سنتے ہیں۔ سمجھتے ہیں اور توجہ بھی کرتے ہیں۔ مگر اس طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ کہ جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ان کی مثال ایسی ہوتی ہے۔ کہ ایک شخص مکان میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہو۔ لیکن مکان کی طرف جانے کی بجائے دوسری طرف چل پڑے۔ جس طرح وہ جتنے قدم اٹھاتا ہے مکان سے دور ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح ایسے لوگ جس قدر کوشش کرتے ہیں۔ اسی قدر اصل مقصد سے دور ہوتے جاتے ہیں

دینی کام چھوڑ دینے والے

پھر بعض ایسے ہیں۔ کہ کوشش کرتے ہیں۔ صحیح طور پر کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کی کوشش کا نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ مگر جس طرح ہنڈیا کا ابال جھٹ بیٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کی کوشش عارضی اور ان کا جوش وقتی ہوتا ہے۔ ایک۔ دو۔ تین۔ چار پانچ۔ چھ سال کام کر کے اپنے خیال میں پنشن لے لیتے ہیں۔ حالانکہ دینی معاملات میں پنشن اس دنیا میں مل ہی نہیں سکتی۔ اگلے جہان میں جا کر ملیگی۔ پس ان کو پنشن نہیں ملتی۔ بلکہ ان کی مثال ایسی ہوتی ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص ۱۵ - ۲۰ سال ملازمت کر کے استعفا دیدے جس طرح اس غریب کی پندرہ بیس سال کی ملازمت کا اسے کچھ بدلا نہیں ملے گا۔ اسی طرح ان کا حال ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک۔ کیونکہ وہ اپنی عمر کی محنت کو رائگاں کر دیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جن نعمتوں کے ملنے کی تیاری ہو رہی ہوتی ہے۔ ان کو لات مار کر رد کر دیا جاتا ہے ٭

سنو اور یاد رکھو

ایسی حالت میں جہاں میں دوبارہ اپنی جماعت کو یہ بات کہنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اگرچہ میرے لئے تکلیف دہ بھی ہے۔ پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت اس بات کو سمجھے۔ اور خوب یاد رکھے۔ مگر یاد رکھنا کیا میں تو یہی کہونگا۔ کہ سن لے اور سمجھ لے۔ کیونکہ یاد تو وہی بات رکھی جاتی ہے۔ جو سن اور سمجھ لی جائے۔ مگر یہ بات تو ایسی ہے۔ جسے ابھی بہتوں نے سنا ہی نہیں علاوہ اگر سنا ہے۔ تو سمجھا ہی نہیں۔ پس میں یہی نہیں کہتا۔ کہ اس بات کو یاد رکھو۔ کیونکہ بہت کم ہیں۔ جنہیں یاد رکھنے کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ اور بہت ایسے ہیں جنہوں نے سنا ہی نہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ وہ سنیں اور جنہوں نے سنا ہے۔ وہ یاد رکھیں۔ اور جنہوں نے یاد کر کے بھلا دیا ہے۔ وہ یاد کریں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ تبلیغ اور سلسلہ کی اشاعت مولویوں کے ذریعہ نہیں ہوا کرتی مولویوں کا اور کام ہوا کرتا ہے۔ ان کی مثال خزانچی کی سی ہوتی ہے۔ اور ان کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ہتھیاروں اور دوسرے سامان کو جمع کریں۔ اور اس کی حفاظت کریں وہ افسر لیڈر اور خزانچی کا کام دے سکتے ہیں۔ نہ یہ کہ تمام فوج ان سے بھرتی کی جائے ٭

کیا تبلیغ صرف علماء کا کام ہے

جس طرح کوئی فوج ایسی نہیں ہوتی۔ کہ جس میں تمام افسر ہی افسر ہوں اور وہ دشمن سے لڑ کر فتح پائیں۔ اسی طرح کوئی سلسلہ ترقی نہیں کر سکتا۔ جس کا سارا کام صرف علماء کے سپرد ہو۔ اور شریعت نے تبلیغ کا کام صرف علماء ہی کے سپرد نہیں کیا۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ اس میں سب کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور یہ نہیں کہا۔ کہ صرف علماء لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ تم سب دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو ٭

پس ہر ایک وہ شخص جو اسلام قبول کرتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ ہر ایک وہ شخص جو احمدیت قبول کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کرے۔ کیونکہ کوئی سلسلہ ترقی نہیں کرتا۔ جب تک اس کی تبلیغی کوشش کا انحصار صرف علماء پر ہو۔ علماء کا کام ہی اور ہے۔ اور وہ افسروں اور راہ نماؤں کا کام دے سکتے ہیں ٭

عوام میں تبلیغ

جس طرح افسر فوجی سپاہیوں کا سا کام سر انجام نہیں دے سکتے۔ اسی طرح علماء بھی تبلیغ کا سارا کام نہیں کر سکتے۔ ان کیلئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو ان کی نگہداشت میں کام کریں۔ اور ان سے تربیت حاصل کر کے خود عمل کریں۔ کیونکہ دوسرے لوگوں کو عوام کے ساتھ ملنے کے موقع ملتے رہتے ہیں۔ اور اس میل جول سے جس قدر ان کو لوگوں کی طبائع کی واقفیت ہوتی ہے۔ اتنی علماء کو نہیں ہوتی۔ کیونکہ عوام علماء سے نہیں ملتے اور نہ ملنا چاہتے ہیں دیکھو عام لوگ عیسائیوں سے ملتے اور باتیں کرتے ہیں۔ لیکن پادریوں سے نہیں ملتے۔ اسی طرح عوام علماء سے نہیں ملتے۔ دوسرے لوگوں سے ملتے ہیں۔ کیونکہ ان سے نڈر ہوتے ہیں۔ اور علماء کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم ان کے پاس گئے۔ تو شکار ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ہماری جماعت کے عام لوگ اپنے اندر ایسی طاقت پیدا کر لیں۔ کہ ملنے والوں کو پکڑ سکیں۔ تو جو شخص ان سے ملے گا۔ وہ شکار ہو جائیگا۔

پس صرف علماء پر تبلیغ کا دارومدار رکھنا درست نہیں اور اس کا یہ مطلب ہوگا کہ تبلیغ کو محدود اور تنگ حلقہ میں محصور کر دیا جائے۔ کہ جس سے نکل ہی نہ سکے۔ کیونکہ کوئی بڑا ہی قوی دل۔ جوش والا۔ اور تیز طبع رکھنے والا ہو۔ تو علماء کے پاس آنے کی جرأت کرے گا۔ ورنہ جب عوام کو معلوم ہو۔ کہ یہ علماء ہیں۔ تو کہینگے کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو لائینگے تب باتیں سنینگے ٭

تو علماء کا کام لیڈری اور راہ نمائی ہے۔ اور یہ کام کہ عوام کے اندر گھس کر ان کو تبلیغ کریں۔ عام لوگوں کا ہے وہی ان کے اندر جا کر ڈائنامیٹ کا کام دے سکتے ہیں۔

جس طرح عمارت کے نیچے بارود رکھ کر آگ دینے سے وہ اڑ جاتی ہے۔ اسی طرح عوام لوگوں کے اندر گھس کر کام دے سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری جماعت کے ہر ایک شخص کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور تبلیغ میں لگ جانا چاہیئے ؛

تبلیغ کے لئے اخلاص اور ہمدردی کی ضرورت

پھر یہ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ تبلیغ صرف دلائل سے نہیں ہوتی۔ تبلیغ اخلاص محبت پیار اور الفت سے ہوتی ہے۔ جس کے دل میں کسی کا درد ہوتا ہے۔ اس کی طرف وہ خود بخود کھنچا چلا آتا ہے۔ تم اس طریق کو بدل دو۔ جو بحث مباحثہ کا ہے۔ اس طرز عمل کو بدل دو۔ کہ وفات مسیح کی دلیل کا جواب جب کوئی نہ دے سکے۔ تو اس پہ قہقہہ لگایا جائے۔ کہ چپ ہو گیا ہے تم اس طریق پر عمل کرو۔ کہ تمہیں ہارنا منظور ہو۔ مگر تمہاری باتوں میں ہمدردی اور اخلاص پایا جائے۔ یہ طریق ہے کامیابی حاصل کرنے کا۔ وہ شخص جو بحث اس لئے کرتا ہے کہ مجلس میں اپنا رنگ جمائے۔ اس کی باتوں کا اثر صرف اتنا ہی ہوتا ہے۔ کہ لوگ ہنس دیتے ہیں۔ مگر وہ جو اس لئے بحث کرتا ہے۔ کہ لوگ ہدایت پائیں۔ اس کی باتوں کا اثر گہرا ہوتا ہے ؛

مگر بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو بحث بحث کے لئے کرتے ہیں اور یہ بات مد نظر رکھ کر دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ کہ انہیں ایسے دلائل معلوم ہیں۔ جن سے مخالف کو چپ کرا دیں۔ اور لوگوں میں بتائیں۔ کہ وہ کیسا کمزور اور بے علم ہے۔ حالانکہ صداقت کے پہنچانے اور ہدایت کی طرف لانے کا یہ ذریعہ نہیں ہے ؛

بعض اوقات کسی شریر کے مقابلہ میں یہ ذریعہ بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جب کہ وہ عوام پر اس طرح اثر ڈالنا چاہتا ہو۔ کہ میں بڑا عالم ہوں۔ اور میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن عوام کے لئے یہ طرز عمل مفید نہیں ہو سکتا۔ ان کے لئے یہی ہے۔ کہ محبت اخلاص اور ہمدردی سے انہیں سمجھایا جائے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اثر کر جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ ایک آدمی تو بڑا تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ اور دوسرا ایسا ہوتا ہے۔ کہ اپنے پاس رہنے والوں کو بھی متاثر نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اس کے دل میں وہ جوش وہ تڑپ وہ ہمدردی وہ اخلاص نہیں ہوتا۔ جو دوسرے کے دل میں ہوتا ہے ؛

تو خالی دلائل سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ جب تک اپنے اندر محبت۔ اخلاص۔ سوز اور گداز نہ ہو۔ یہ اپنے اندر پیدا کرو۔ ان کے پیدا ہونے پر خود بخود تمہاری باتوں کا لوگوں پر اثر ہوگا۔ اور اگر تم منہ سے نہ بھی بولو گے۔ تو بھی تمہارے قلب کا اثر کام کرتا رہے گا۔ صلحا اور اولیاء کی مجلسوں میں بیٹھنے کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس کے لئے ان کے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے سانس لینے۔ ان کے دیکھنے اور ان کے چھونے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور ان کے جسم سے نورانی شعاعیں نکلتی ہیں۔ ان کا اثر ہوتا ہے ؛

سوز و گداز پیدا کرو

پس اپنے اندر وہ سوز اور گداز پیدا کرو۔ کہ لوگ خود بخود تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں۔ اور ہر ایک اس فرض کو سمجھے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے ؛

اوّل یہ سن لو۔ کہ ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ کہ اشاعت اسلام کرے۔ پھر یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اس کے لئے جو ذرائع ہیں۔ جب تک ان سے کام نہ لیا جائے۔ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ تمہارے دل میں لوگوں کا پیار۔ محبت اخلاص ہونا چاہیئے۔ اور ان کے لئے اپنے اندر قربانی کے جذبات پیدا کرنے چاہئیں۔ اس کو دیکھ کر لوگوں میں تمہاری باتیں سننے۔ سمجھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا خیال ہوگا۔ لیکن اگر تم کسی پر اس طرح کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔ اور اسکو اپنی باتوں کی طرف متوجہ نہیں کر سکتے تو پھر دلائل سنانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ عملی طور پر انہیں اپنی ہمدردی اور اخلاص کا ثبوت دینے کی ضرورت ہے اور جب کسی کے اندر ہمدردی اور اخلاص اور درد پیدا ہو جائے تو پھر اس کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خود بخود اس کا احساس ہونے لگ جاتا ہے۔ بیٹری پکڑ لو۔ تو آپ ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں بجلی ہے۔ اسی طرح جس کے دل میں خدا کی محبت اور اخلاص ہو۔ وہ اس کی مخلوق سے بھی محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جس کے پاس سے گذرتا ہے وہ خود بخود اس سے متاثر ہو جاتا ہے۔

دیکھو مقناطیس کے ساتھ لوہے کو اٹھا کر رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مقناطیس خود بخود لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اسی طرح وہ انسان جو قوت مقناطیسی اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔ اس کو بولنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خود بخود اس کا اثر پڑتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ گونگا بن کر بیٹھا رہتا ہے۔ وہ زبان سے بھی کام لیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ یہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اسی طرح آنکھ سے دیکھتا۔ ہاتھ سے چھوتا ہے۔ مگر اس کی نیت یہی ہوتی ہے۔ کہ اس سے دوسرے کا قلب صاف ہوگا۔ وہ نگاہ ڈالتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے۔ کہ اس کا اثر ہوگا۔ وہ بات کرتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ یہ بے اثر نہ رہیگی۔ اسی طرح وہ اپنے ہر ایک عضو کو اثر ڈالنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور جب وہ اس قدر ہتھیاروں سے کام لیتا ہے۔ تو پھر اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس جس کی زبان۔ آنکھ۔ قلب اور جسم میں اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر آگ نمودار ہو جاتی ہے۔ اور جہاں آگ ہوگی اثر کئے بغیر نہیں رہے گی۔ اگر کسی مکان میں آگ جلا دو۔ تو وہ گرم ہو جائے گا۔ اسی طرح جب کسی انسان کے اندر خدا کی محبت کی آگ پیدا ہوتی اور قلب میں ہمدردی کی آگ بھڑکتی ہے تو جسم۔ زبان۔ آنکھ۔ ہاتھ میں اس کی تاثیر آ جاتی ہے ؛

پس تم اپنے اندر ایسی آگ پیدا کرو۔ اور اس کو پیدا کر کے لوگوں سے اخلاص اور محبت سے بات چیت کرو۔ کسی مسئلہ کے متعلق دلائل جاننے کا ثبوت دینے کیلئے نہیں۔ بحث کرنے کیلئے نہیں۔ چپ کرانے کیلئے نہیں۔ بلکہ اس طرح ان سے ہمدردی کرو۔ جس طرح ڈوبنے والے کو بچانے کیلئے کی جاتی ہے تم مقناطیس بن جاؤ۔ کہ لوگ خود بخود کھنچے آئیں تم آگ ہو جاؤ۔ کہ لوگوں کے خس و خاشاک جل جائیں۔ اور تمہارے ذریعہ پاک و صاف ہو جائیں۔ لیکن اگر تم نے علماء پر بھروسہ رکھا۔ اور خود کچھ نہ کیا۔ تو قیامت آ جائیگی مگر تم وہ دن نہ دیکھو گے۔ جو کامیابی کا دن ہے۔ اور اس فرض کو پورا نہ کر سکو گے۔ جس کے لئے کھڑے کئے گئے ہو ؛

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے۔ کہ وہ تبلیغ دین میں پوری کوشش اور ہمت سے لگ جائے۔ اور ایسے طریق اختیار کرے۔ جو کامیابی کیلئے مقرر ہیں ؛

دروغ گو را حافظہ نباشد

پیغام کا ایک مضمون بعنوان "لاہور سے قادیان" ۲۷ ستمبر کے اخبار الفضل میں شایع ہوا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب کی جماعت سے اپنی علیحدگی اور وہ عقائد بیان تھے۔ جو آج کل پیغامی جماعت نے گھڑے ہیں اس سے لاہوری کیمپ میں عموماً اور شملوی کمپنی میں خصوصاً ہل چل مچ گئی ہے۔ اور ابھی ایک ماہ بھی گذرنے نہیں پایا کہ ہمارا ایک رازدان بھی پیدا ہو گیا ہے۔ گو فی الحال پس پردہ رازدانی کا مدعی ہے۔

ہمارے مستور رازدان کو جو کسی طرح بھی بے حجاب نہیں ہونا چاہتے۔ اپنی ندامت اور زک نچلا نہیں بیٹھنے دیتی۔ چنانچہ انہوں نے ۲۴۔ اکتوبر کے پیغام جنگ میں ایک مضمون بعنوان "دروغگو را تا بخانہ اش باید رسانید" شایع کرتے ہوئے پہلو بدلا ہے۔ اور میری طرف منسوب کیا ہے۔ کہ یہ تحریر اخبار الہلال میں سے نقل کی گئی ہے۔ ہم اپنے دوست کو کہے دیتے ہیں کہ آپ الہلال کے پرچہ کا وہ حوالہ شایع کریں۔ جس میں سے ہم نے بقول آپ کے یہ تحریر نقل کی ہے۔ اور ساتھ ہی میرے دیگر مطالبوں کا جواب بھی دیں۔ آپ چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح میرے اس مضمون کا جو بعنوان "لاہور سے قادیان" شایع ہو چکا ہے۔ جواب نہ دینا پڑے۔ اور آپ کا حجاب بھی نہ ٹوٹے۔ لیکن میں کہے دیتا ہوں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

بقولے دروغگو را حافظہ نباشد۔ میرے دوست کو یاد نہیں رہا۔ یا وہ مجبور ہیں دروغگوئی پر کہ وہ جان بوجھ کر پہلو تہی کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کی جماعت سے علیحدگی کے اسباب اپنے مضمون میں درج کئے تھے۔ جس پر میرے دوست نے لکھا کہ میری علیحدگی کی اور کوئی وجہ نہیں۔ صرف یہ ہے۔ کہ یہ شخص اپنی بیوی کو بلا وجہ طلاق دینا چاہتا تھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے اسے اس سے روکا۔ اس کا جواب میں نے اپنے دوست کو کافی سے زیادہ دیدیا تھا۔ کہ تمہارے امیر نے تو طلاق کیلئے فتویٰ دیا ہے۔ اور دو دن نہیں چار دن پندرہ دن کے استخارہ کے بعد اس فتویٰ کو لکھا ہے اسلئے بہتر ہے کہ آپ چپ رہیں اور اپنے امیر کو نہ جھٹلائیں۔

خدا کی شان منافقت بھی بڑی بلا ہے۔ ان لوگوں نے قادیان کو تو چھوڑا ہی تھا۔ اب مسیح موعود کو بھی چھوڑ دیا۔

منافقت کا ایک تازہ ثبوت اس وقت بھی اہل نظر کے سامنے ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ لوگ غیر احمدیوں میں ملنا چاہتے ہیں۔ اور اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ ہم حضرت صاحب کو نبی تو مانتے تھے۔ لیکن محض محدث تھے۔ اور حضرت صاحب ایک معمولی مجدد ہیں سینکڑوں آئے اور سینکڑوں آتے رہینگے۔ لیکن ہمارے پیغامی دوستوں پر واضح رہے۔ کہ غیر احمدی انکی منافقت سے خوب واقف ہیں۔ اور تجربہ کی بنا پر جانتے ہیں۔

جب انہوں نے دیکھا کہ ہندوستان میں مسئلہ خلافت شروع ہوا ہے۔ تو غیر احمدیوں کی خوشنودی کی غرض سے دو چار ٹریکٹ اس کی تائید میں شایع کر دئے۔ کہ ہم بھی تمہارے ساتھ متفق ہیں۔ چنانچہ مولوی صدر الدین صاحب اپنی ۱۶ر جولائی کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"میں یہ کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کو اس سنت پر عمل کرنے کا پہلا موقعہ ملا ہے۔ تو وہ مسلمانان ہند ہیں"

لیکن جب میدان عمل آیا۔ تو خواجہ صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۴۔ اگست میں کہدیا:۔

"پس اصل غرض جو ہجرت میں ہے۔ اسکو حاصل کرو۔ اس ہجرت کے ہم قائل نہیں۔ جو آجکل ہو رہی ہے۔ بعض لوگوں نے دین کو ایک کھیل بنا رکھا ہے"

اسجگہ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ یہ سنت رسول کیا غیر احمدیوں کے لئے مخصوص ہے۔ اور پیغامی اس سے بری ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اعلان نہیں کرتے کہ انکی جماعت بھی ہجرت کرے۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ یہ ان کی محض چالبازی تھی۔ جس سے وہ غیر احمدیوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتے تھے اور جسکی وجہ سے پر ہجرت ہم سے الگ ہوئے لیکن افسوس غیر احمدیوں نے چنداں التفات نہ کی۔

بالآخر ہم اپنے مستور رازدان کو بتائے دیتے ہیں کہ ہمارا مطالبہ برقرار ہے۔ اور ادھر ادھر کی ٹرٹوں سے ٹل نہیں سکتا اور انہیں ثابت کرنا پڑیگا۔ کہ مولوی محمد علی نے کوئی فتویٰ طلاق نہیں دیا اور اگر دیا ہو تو ہمارے دوست کو صرف شرمندہ ہونا نہیں چاہئیے بلکہ اعلان کرنا چاہیئے کہ انہوں نے اپنے پیغامی بھائیوں کو سخت مغالطہ دیا۔ اور اپنا قصور مان لینا چاہیئے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں: ؎

جب کھل گئی سچائی پھر اسکو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

ساتھ ہی ہم اپنے رازدان کو کہے دیتے ہیں کہ اگر اب بھی ہمارے دوست کی تسلی نہ ہو تو وہ ذرا بے حجابانہ میدان میں آویں۔

خاکسار عبد الحکیم

کیا الفضل لیٹ پہنچتا ہے

بعض احباب کی یہ شکایت دفتر مینجر الفضل میں پہنچی ہے کہ انہیں الفضل بہت لیٹ پہنچتا ہے اور بعض صاحبان کو یہ شکایت ہے کہ ایک ہی شہر بلکہ ایک ہی محلہ میں ایک دوست کو اخبار ملجاتا ہے اور دوسرے کو نہیں ملتا۔

میں سب خریداران الفضل کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسمیں ہمارا قطعاً کوئی قصور نہیں۔

ہم ایک ہی روز ایک ہی وقت تمام کا تمام اخبار ڈاکخانہ قادیان میں پہنچا دیتے ہیں۔ اب اسکے بعد اگر کسی صاحب کو لیٹ پہنچے تو اس کا ذمہ وار ڈاکخانہ ہے وہ اسکی ڈاکخانہ کی شکایت صاحب پوسٹماسٹر جنرل لاہور کو کریں۔

ایک بات مجھے بھی معلوم ہوئی ہے وہ یہ کہ بعض اوقات تمام اخبار ڈاکخانہ قادیان سے روانہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ ہم نے اخبار کو محض وقت پر ڈسپیچ کرانے کے لئے پچیس روپے ماہوار کا خرچ اپنے ذمے رکھا ہے اور ایک دن اخبار پہلے چھپوا کر رات کو فولڈ کروا دیتے ہیں۔ یوم اشاعت کی صبح کو صرف اتنا کام باقی رہ جاتا ہے۔ کہ ٹکٹیں لگا کر ۱۲ بجے سے پہلے ڈاکخانہ میں بھجوا دیں

فہرست نو مبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۳۰ء سے شروع ہوتا ہے۔ مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنے والوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث کر رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۰ء

۹۵۴ محمد اسمٰعیل صاحب پٹیالہ
۹۵۵ عبدالحمید ؍ ضلع شاہ پور
۹۵۶ قادر بخش ؍ ؍ ملتان
۹۵۷ حسن محمد ؍ ؍ شیخوپورہ
۹۵۸ اہلیہ ؍ ؍ ؍
۹۵۹ نظر محمد ؍ ؍ ؍
۹۶۰ غلام محمد ؍ ؍ ؍
۹۶۱ نواب بیگم ؍ ؍
۹۶۲ عبدالحمید ؍ ؍ پٹیالہ
۹۶۳ سردر بلونت سنگھ ؍ سیالکوٹ عبدالرحمن
۹۶۴ علم الدین صاحب ؍ لائل پور
۹۶۵ اہلیہ صاحبہ عبدالوہاب علاقہ پٹیالہ
۹۶۶ اہلیہ بہادر علی صاحب علاقہ پٹیالہ
۹۶۷ بڈھا صاحب ضلع گوجرانوالہ
۹۶۸ خوشی محمد ؍ ؍ گجرات
۹۶۹ فضل دین ؍ ؍ امرتسر
۹۷۰ لبو ؍ ؍ سیالکوٹ
۹۷۱ چوہدری عبداللہ صاحب ضلع منٹگمری
۹۷۲ غلام محمد صاحب ؍ سیالکوٹ
۹۷۳ اہلیہ غلام محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۷۴ شیر خاں صاحب ؍ لائل پور
۹۷۵ نظام الدین ؍ ؍ ؍
۹۷۶ محمد اعظم ؍ ؍ کوکا ناڑی
۹۷۷ شیخ اللہ دتا صاحب ضلع شاہ پور
۹۷۸ خوشی محمد صاحب ؍ سیالکوٹ
۹۷۹ شیر محمد ؍ ؍ ؍
۹۸۰ سید محمد ادریس صاحب ضلع میرٹھ
۹۸۱ عظیم الدین خاں صاحب ضلع پیرہ
۹۸۲ محمد عبدالعزیز صاحب ؍ سمین سنگھ
۹۸۳ احمد یار ؍ ؍ بہاولپور
۹۸۴ نانک ؍ ؍ جالندھر
۹۸۵ - الیف - ایم محمد شفیع - ایچ - پی کپورتھلہ
۹۸۶ محمد رمضان صاحب ضلع گورداسپور
۹۸۷ غلام محمد صاحب ؍ پٹیالہ
۹۸۸ مستری امام الدین صاحب ضلع گورداسپور
۹۸۹ خادم حسین صاحب ؍ جالندھر
۹۹۰ محی الدین ؍ ؍ کلکتہ
۹۹۱ اے - ایل - ایم یسین صاحب سیلون
۹۹۲ عبدالکریم صاحب ؍
۹۹۳ غلام حیدر ؍ ضلع سندھ
۹۹۴ محمد جہانگیر ؍ ؍ نوشہرہ
۹۹۵ عبدالرشید ؍ ؍ کلکتہ
۹۹۶ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شاہ اعزاز حسین صاحب ضلع پورنیا
۹۹۷ عبدالمجید خاں صاحب ضلع ہوشیارپور
۹۹۸ مرزا ایوب بیگ صاحب ضلع فیروزپور
۹۹۹ اہلیہ صاحبہ غلام رسول صاحب جیند
۱۰۰۰ ہمشیرہ غلام رسول صاحب جیند
۱۰۰۱ منشی غلام سرور صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۰۰۲ غوث محی الدین ؍ ؍ شیموگہ
۱۰۰۳ حفیظ النساء ؍ ؍
۱۰۰۴ زیب النساء ؍ ؍
۱۰۰۵ زہرہ بی بی ؍ ؍
۱۰۰۶ شہزادی ؍ ؍
۱۰۰۷ وزیر بی بی ؍ ؍
۱۰۰۸ زین النساء ؍ ؍
۱۰۰۹ فاطمہ بی بی ؍ ؍
۱۰۱۰ خرد بی بی ؍ ؍
۱۰۱۱ محبوب بی بی ؍ ؍
۱۰۱۲ عبدالحمید خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۱۳ طالع بی بی ضلع شاہ پور

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۰ء

۱۰۱۴ چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار ضلع شاہ پور
۱۰۱۵ عبداللہ صاحب ضلع راولپنڈی
۱۰۱۶ کلیم اللہ ؍ ؍
۱۰۱۷ حکم الدین ؍ ؍ لائل پور
۱۰۱۸ حکیم سراج الدین ؍ ؍ لاہور
۱۰۱۹ شیر محمد ؍ ؍ جہلم
۱۰۲۰ میاں رحمت ؍ ؍ گجرات
۱۰۲۱ غلام دین ؍ ؍ لدھیانہ
۱۰۲۲ اہلیہ ؍ ؍ ؍
۱۰۲۳ فضل کریم ؍ ؍ سندھ
۱۰۲۴ محمد عبدالعزیز صاحب ضلع پشاور
۱۰۲۵ ابراہیم صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۰۲۶ مسماۃ زینت ؍ ؍ لاہور
۱۰۲۷ مستری برکت خاں صاحب پٹیالہ
۱۰۲۸ اہلیہ مستری برکت خاں صاحب پٹیالہ
۱۰۲۹ شہنشاہ علی صاحب ضلع شاہ جہان پور
۱۰۳۰ اللہ دین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۰۳۱ امیر احمد خاں ؍ ؍ ڈیرہ غازی خاں
۱۰۳۲ سید فضل علی شاہ صاحب ضلع لائل پور
۱۰۳۳ اہلیہ سید فضل علی شاہ صاحب ضلع لائل پور
۱۰۳۴ اہلیہ نواب خاں صاحب ضلع راولپنڈی
۱۰۳۵ صدر الدین صاحب ضلع گجرات
۱۰۳۶ امیر علاء الدین ؍ ؍ پٹیالہ
۱۰۳۷ زینب ؍ ؍ لائل پور
۱۰۳۸ قاسم بیگ ؍ ؍ گجرات
۱۰۳۹ غلام سرور ؍ ؍ گوجرانوالہ
۱۰۴۰ اہلیہ قطب الدین صاحب ضلع انبالہ
۱۰۴۱ بوٹا صاحب ضلع لائل پور
۱۰۴۲ زینب ؍ ؍ ؍
۱۰۴۳ اہلیہ رحمت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۴۴ نظام الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۴۵ منگو صاحب ؍ انبالہ
۱۰۴۶ منشی محمد شریف ؍ ؍ شاہ پور
۱۰۴۷ محمد شاہ ؍ ؍ ؍
۱۰۴۸ حیات شاہ ؍ ؍ ؍
۱۰۴۹ اللہ دتا ؍ ؍ ؍
۱۰۵۰ اہلیہ صاحبہ میر غلام حیدر صاحب ضلع سندھ
۱۰۵۱ بنت محمد احسان الحق صاحب بھاگلپور
۱۰۵۲ منشی عبدالمجید صاحب ضلع اٹاوہ
۱۰۵۳ مسماۃ تھو ضلع لاہور
۱۰۵۴ بختاور ؍ ؍
۱۰۵۵ اللہ رکھی ؍ سیالکوٹ
۱۰۵۶ منشی عبدالمجید صاحب ؍ شیخوپورہ
۱۰۵۷ والدہ جلال الدین صاحب ضلع گجرات
۱۰۵۸ آدم شریف صاحب ضلع گجرات
۱۰۵۹ شہزادی ؍ پٹیالہ
۱۰۶۰ کرم بی ؍ ؍
۱۰۶۱ مرزا عنایت بیگ صاحب ضلع فیروزپور
۱۰۶۲ غلام محمد صاحب ضلع گجرات
۱۰۶۳ تھو صاحب ؍ لائل پور
۱۰۶۴ ام کلثوم بنت منشی خدا بخش صاحب پورٹ بلیئر
۱۰۶۵ زینب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب پورٹ بلیئر
۱۰۶۶ مریم بی بی بنت خدا بخش صاحب پورٹ بلیئر
۱۰۶۷ بابو سراج الدین صاحب امرتسر
۱۰۶۸ نور بیگم اہلیہ شیخ بدر الدین صاحب ضلع فیروزپور
۱۰۶۹ محمد عبدالماجد صاحب ضلع ہمیرپور
۱۰۷۰ محمد شفیع صاحب ضلع ہمیرپور
۱۰۷۱ - منشی رحمت علی صاحب پورٹ بلیئر
۱۰۷۲ - محمد عبدالاول صاحب ؍
۱۰۷۳ - اللہ رکھی ضلع لاہور
۱۰۷۴ - رسولاں بیگم ؍ ؍
۱۰۷۵ - بنت جی - ایم - ابراہیم ؍ سکندرآباد
۱۰۷۶ - بنت بنت جی - ایم - ابراہیم ؍ ؍

ہندوستان کی خبریں

دومنٹ کا تعطل کار
ہز میجسٹی شہنشاہ معظم کی خواہش کے مطابق ۱۱ نومبر کو جو صلح کا دن ہے۔ تمام ہند میں ۱۱ بجے تمام کاروبار اور ریلوں کی رفتار صلح کی یادگار میں دو منٹ کے لئے بند کئے گئے ؂

کونسل آف سٹیٹ کے نئے ممبر
الہ آباد ۷ نومبر راجہ صاحب محمود آباد راجہ موتی چند۔ نواب عبدالمجید کونسل آف سٹیٹ کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں ؂

صوبہ بہار کا ہندوستانی لفٹنٹ گورنر
کلکتہ ۸ نومبر لارڈ سنہا کا خیال ہے کہ وہ دسمبر کی اٹھائیسویں کو کلکتہ سے روانہ ہو کر انتیسویں کو صوبہ بہار کی گورنری کا جائزہ لینگے۔ ان کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر ولیم جیلی ہریٹ اور مسٹر پیٹرک ایڈیشنل پرائیویٹ سکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے اور ماہ رواں اخیر میں لارڈ موصوف بمبئی جاکر بمبئی یونیورسٹی کا اعزاز "ڈاکٹر آف لاز" قبول کرینگے ؂

سر چمن لعل سیتلواد اور تحریک عدم تعاون
بمبئی ۶ نومبر سر چمن لعل نے تحریک عدم تعاون کے خلاف ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں حامیان عدم تعاون پر لعنت بھیجی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس ہفتہ میں دو دفعہ مسز بیسنٹ کو بولنے نہیں دیا۔ سر موصوف کہتے ہیں۔ کہ ہندوستانی ہمیشہ آزادی تقریر پر جبر و استبداد کے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر صدائے احتجاج بلند کرتے رہے ہیں۔ لیکن اگر مسٹر گاندھی کے سوراج کے تحت میں بھی اس قسم کی زیادتی اور تشدد ظہور پذیر ہوا۔ تو آزادی تقریر توقعات جاتی رہے گی۔ اس وقت ہندوستانیوں اور انگریزوں کے درمیان ہی منافرت نہیں پھیلائی جاتی بلکہ ہندوستانی ہندوستانیوں میں بھی پھیلائی جا رہی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ اگر تحریک عدم تعاون کا نتیجہ بدامنی ہوا۔ تو سوراج کا مسئلہ کئی سال پیچھے جا پڑیگا۔ مسٹر گاندھی کی کامیابی مظالم پنجاب اور مسئلہ خلافت اور نو آبادیوں میں ہندوستانیوں کی خودداری کو مجروح کرنے کے باعث ہوئی۔ اگر ان غلطیوں کو درست کر دیا جائے تو جمہور کو مسٹر گاندھی کے طریق کار کے خطرات کا پتہ چل جائیگا ؂

موجودہ حالات کے متعلق گورنمنٹ ہند کا اعلان
گورنمنٹ کے تازہ اعلان میں لکھا گیا ہے ؂ (۱) نان کوآپریشن غیر آئینی ہے چونکہ اس کا مدعا گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کا ہے ؂

(۲) ابتک گورنمنٹ نے سختی سے کام نہیں لیا۔ اس کی وجوہات حسب ذیل ہیں: (الف) چونکہ ریفارم سکیم جاری ہونیوالی ہے۔ اور شہنشاہ معظم کی طرف سے قیدیوں کی رہائی کا حکم مل چکا تھا۔ (ب) گورنمنٹ ایسے آدمیوں کے خلاف مقدمہ چلانا پسند نہیں کرتی رہی جو شاید نیک نیتی سے مگر غلطی سے اس تحریک میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان مقدمات کے کرنے سے ان کے مداحوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کا احتمال تھا (ج) گورنمنٹ اس بات پر بھروسہ رکھتی ہے۔ کہ ہندوستان کے عمائد اور عوام اس نان کوآپریشن کو ایک خیالی سکیم سمجھ کر خود ہی چھوڑ دینگے ؂

(۳) یہ تحریک بجائے کم ہونے کے کم عمر لڑکوں اور کالج کے طلباء و نیز جاہل لوگوں میں پھیلائی جا رہی ہے۔ جس کا نتیجہ تباہی کن ہو سکتا ہے ؂

(۴) آخر میں گورنمنٹ آف انڈیا نے اپیل کی ہے۔ کہ ملک کے تمام سمجھدار اور ماڈریٹ خیالات کے آدمی مل کر زور سے اس تحریک کی مخالفت کریں۔ اس بات کا فیصلہ کہ گورنمنٹ سختی سے کب اور کس حد تک کام لیگی۔ اس کامیابی پر منحصر ہے جو مذکورہ بالا اصحاب کی کوششوں کو نصیب ہو گی ؂

مسٹر گاندھی کے متعلق مسٹر جناح کی رائے
مسٹر گاندھی کے ایک خط کے جواب میں مسٹر جناح لکھتے ہیں کہ "آپنے اس وقت تک جس چیز کو ہاتھ لگایا۔ اسی کو تباہ و برباد کر دیا۔ ملک کے اندر آپ نے نہ صرف ہندو مسلمانوں بلکہ ہندو ہندوؤں اور مسلمانوں مسلمانوں میں سخت نفاق پیدا کر دیا۔ اس سے بھی زیادہ آپ کی تحریک نے باپ بیٹوں اور بھائیوں میں پھوٹ ڈلوا دی ہے۔ ملک کے ہر حصہ میں آپ کے خلاف جوش ناراضی پایا جاتا ہے۔ اور صرف وہی لوگ آپ کے پروگرام سے متاثر ہو گئے ہیں۔ جو ناتجربہ کار۔ کم عمر۔ یا غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ بہر نوع آپ ہر جگہ تباہی اور بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ آپ کی تحریک ایسے نتائج پیدا کرنے والی ہے۔ جن کو سوچتے ہوئے روح تھرتھراتی ہے ؂

مسٹر نیاز علی کے عطیہ اراضی کی اصلیت
مسٹر محمد علی صاحب کی طرف سے اعلان شائع ہوا تھا۔ کہ مسٹر نیاز علی زمیندار علی گڈھ نے آزاد مسلم یونیورسٹی کیلئے زمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔ علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ اس کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ مسٹر نیاز علی علی گڈھ کے زمیندار نہیں۔ نہ کسی زمین کے مالک ہیں۔ البتہ ایک مقامی وقف کے جزو قلیل کے متولی ہیں۔ علاوہ ازیں اسی پرچہ میں سید نیاز علی صاحب کی تحریر شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں نے کوئی قطعہ اراضی موضع جمال پور سے نیشنل مسلم یونیورسٹی کو نہیں دی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ مضمون اخبارات میں کس بنا پر شائع ہوا ہے ؂

کرنل ویجوڈ لاہور میں
کرنل ویجوڈ اور مسز ویجوڈ بروز یکشنبہ لاہور میں تشریف لائے۔ شہر میں ان کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ اور وہ لالہ ہرکشن لال کی کوٹھی میں فروکش ہوئے۔ جہاں انہیں کثیر التعداد مجمع کی موجودگی میں ڈنر دیا گیا ؂

ضلع اٹک میں ڈاکو
موضع ٹھٹھہ ضلع اٹک میں پچاس کے قریب ڈاکوؤں نے ۳۱ اکتوبر کی شام کے پہلے سلسلہ تار کاٹا۔ پھر ڈاک خانہ لوٹا۔ پھر گاؤں میں گھس کر سات گھر اور تین دوکانیں لوٹ لیں۔

افغانی ڈاک ہند میں
پہلے پشاور کی طرف افغانستان کی ڈاک ہفتہ میں دو بار آیا کرتی تھی۔ لیکن اب ہفتہ میں تین بار آیا کریگی ؂

ہندوستان میں ڈیری فارم
پنڈت مالوی جی۔ و نہرو جی اور لالہ لاجپت رائے صاحب اور دیگر عمائدین لاہور کی نگرانی میں ایک کمپنی قائم ہوئی ہے جو ڈیری فارم کھولیگی۔ اس کی شاخیں دیگر مقامات پر بھی ہونگی

ہند سے مصر و عراق کو چرس کی روانگی بند
ہندوستان سے مصر عراق و فلسطین اور ٹرکی کو جو چرس بھیجا جاتا تھا اس کی روانگی بند کر دی گئی ؂

ممالکِ غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں مسلح شہریوں کا حملہ لنڈن ۷ - نومبر - مسلح شہریوں کے ایک مجمع نے پولیس اور فوج کی ایک مخلوط جماعت پر جو ٹرالی کے قریب انہیں منتشر کرنے گئی تھی حملہ کیا۔ حملہ آور چھ ہلاک اور بہت زخمی - اور بیس گرفتار ہوئے۔

آئرلینڈ میں وحشیانہ نظارے لنڈن ۸ - نومبر - رات کو لنڈنڈری میں وحشیانہ نظارے دیکھے میں آئے - جن کی وجہ سے پولیس کے ۵ سپاہی ہسپتال میں داخل کئے گئے - ان میں سے دو پر مسلح آدمیوں نے حملہ کیا - گولیاں چلیں - باقی تین کو ضربات کے بعد بازخم کر چھوڑ دیا تھا - بولشویکوں نے چند کاروباری مکانوں کو آگ لگا دی - بمبولز انعلوں کے چلنے کا شور کچھ دیر تک سنائی دیتا رہا۔

آئرلینڈ میں نیا خطرہ لنڈن - ۸ - نومبر - آئرلینڈ میں ایک نیا خطرہ پیدا ہو گیا - چار میں سے تین بڑے بڑے اضلاع کے ڈبلن سے مغرب تک کی ریلوے لائن کے بند ہو جانے کے باعث بالکل الگ ہو جانے کا احتمال ہے - کثیر التعداد ملازموں کے موقوف معطل ہونے کے باعث فوجی پولیس اور سامان حرب پہنچانے سے انکاری ہیں - بائلر بنانیوالوں کی ہڑتال سے عمل میں بہت کمی واقع ہو گئی - باقیماندہ کو ان کی خدمات کے بند کئے جانے کا نوٹس مل گیا ہے اگر ایسا ہوا تو جنوب اور مغرب کے خوراک پیدا کرنے والے اضلاع منقطع ہو جاینگے - اور ڈبلن اور دیگر بڑے بڑے مقامات پر اس کا تباہ کن اثر پڑیگا۔

عراق عرب

عربوں کی جارحانہ کارروائی لنڈن ۵ - نومبر - مصدقہ خبر ہے - کہ برطانی فوج کو پچھلے دنوں عراق عرب میں نمایاں کامیابی ہوئی - کئی شورش پسند قبائل نے سامان حرب ہمارے سپرد کر دیا۔ علاوہ بریں دریائے فرات کی بائیں جانب کئی قبائل برطانی فوجوں کا مقابلہ کر رہے ہیں - اور برطانی فوجی چوکیوں پر حملہ کر رہے ہیں۔

متفرق خبریں

اتحادی فوجوں کی کمان پیرس - ۶ - نومبر - قسطنطنیہ کے اتحادی کمانداروں نے آپس میں فیصلہ کیا ہے - کہ اتحادی فوج مقیم قسطنطنیہ کی کمان آئندہ باری باری سے ہوگی پہلے برطانی جرنیل مسمی چارلس ہیرنگٹن بیس ماہ تک کمان کرینگے - پھر فرانسیسی جرنیل کی باری آئے گی - یہ انتظام اس تاریخ سے شروع ہوگا جس تاریخ سے ٹرکی نے عہد نامہ سیورس کی تصدیق کی ہو۔

نئی نئی سازشیں سٹاک ہالم - ۶ - نومبر - اگر ہلسنگفورز کی خبروں پر اعتماد کیا جائے تو ماسکو کی حالت بظاہر بہت تشویش ناک ہے - جیل خانے انقلاب پسندوں سے پٹے پڑے ہیں - ان پر شبہ یہ ہے - کہ انھوں نے ایک سازش میں حصہ لیا - بازاروں میں توپ خانہ نصب ہے - رات کے وقت دو تین سوباغی مار ڈالے جاتے ہیں - بااینہمہ تحریک بغاوت پامال نہیں ہوئی - سازش کے صدر کی تلاش ہے۔

لینن کا سودائے خام ٹائمز کا بیان ہے کہ لینن نے ہمدردان ماسکو سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ شمالی افریقہ اور ہندوستان میں اپنی تحریک کا وسیع جال بچھا کر فرانس اور برطانیہ پر زوردار حملہ کیا جائیگا۔

قیصر کی سزا کا سوال لنڈن ۴ - نومبر - ایک نامہ نگار نے مسٹر لائڈ جارج سے دریافت کیا تھا - کہ آپ کا وعدہ کیا ہوا جس میں آپ نے کہا تھا کہ سابق قیصر جرمنی کو شکنجہ قانون میں جکڑا جائیگا اس کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ دول متحدہ نے دو مرتبہ حکومت ہالینڈ سے قیصر کی حوالگی کا مطالبہ کیا - مگر حکومت ہالینڈ نے دونوں مرتبہ انکار کر دیا - اور اصرار کیا کہ قیصر کو پناہ دینا ہمارا حق اور فرض ہے - اس لحاظ سے قیصر سفارتی ذرائع سے ہمارے ہاتھ نہیں آسکتا - جس وقت وعدہ کیا گیا تھا - اسوقت خیال نہ تھا کہ ہالینڈ سے ہمیں جنگ مول لینا پڑیگی - اب قیصر کی جان کی سلامتی کی ذمہ واری حکومت ہالینڈ کے سر عائد ہوتی ہے۔

انگریزی مصری معاہدہ کا ابھی کوئی تصفیہ نہیں ہوا لنڈن ۱۴ - نومبر - مصری وفد جو واپس لنڈن آیا ہے کہ معاہدہ مصر کے بارے میں لارڈ ملنر سے گفتگو کرے - عنقریب لنڈن سے روانہ ہو جائیگا - ان کا بیان ہے کہ اب تک کوئی ایسی علامت نہیں کہ تصفیہ غالباً جیسا کہ مصری سکیم کے متعلق خیال کرتے ہیں - ویسا ہی ناقابل قبول ہے - جب تک بعض باتوں کا فیصلہ نہ ہو جائے۔

مسٹر چیمبرلین کا وائسرائے بننے سے انکار لنڈن - ۴ - نومبر - بقول ڈیلی ٹیلیگراف کے مسٹر چیمبرلین نے ہندوستان کا وائسرائے بننے سے انکار کر دیا ہے۔

سواحل طرابلس کی ناکہ بندی کا حکم طرابلس کی خبر ہے - کہ گورنر طرابلس نے حکم دیا ہے کہ سرتیس کے سواحل کی ناکہ بندی کر لی جائے - جب تک کہ سرتیس کی دو قلعہ گیر فوجیں رہا کر دی جائیں - جنھیں اصلی باشندوں نے گرفتار کر لیا ہے۔

ترکی احرار کی فاتحانہ پیش قدمی لنڈن - ۸ - نومبر - قسطنطنیہ کی خبر ٹائمز نے شایع کی ہے کہ قارص پر قبضہ کر لینے کے بعد ترکان احرار الگزینڈرا پول کی جانب کوچ کر رہے ہیں - روسی بالشویک ارمنوں کے عقب میں الکستا ترک کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں انہوں نے کرک کلیسا پر قبضہ کر لیا ہے - اب ارمنوں کو جنوب کی طرف سے ایران کی جانب ترکی دستوں کے پہنچ جانے کا اندیشہ ہے۔

ہمشیرہ امیر کی شادی امیر کابل نے اپنی ہمشیرہ کی شادی جنرل نادر خان وزیر جنگ کے بھائی سالار محمد ہاشم خان کے ساتھ جو گورنر جلال آباد ہیں - کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

افغانی فوج کی تنخواہ افغانستان میں مالی مشکلات کے باعث امیر صاحب کی تجاویز معرض التوا میں ہیں - ان مشکلات کے ارتفاع کے لئے افغانی فوجی سپاہیوں ... [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)